سچ کی اہمیت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

سچ کا مفہوم اور اس کے مَراتب

عزیزانِ محترم! ہیر پھیر اور خلافِ واقع بات سے کام لینے کے بجائے حقیقت کے مطابق بات کرنا سچ کہلاتا ہے، سچ و جُھوٹ دو الگ الگ مستقل صفات وخصلتیں ہیں، انسان چاہے کسی بھی شعبۂ زندگی سے وابستہ ہو، اُسے ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، سچ اگرچہ بظاہر کڑوا ہوتا ہے مگر فائدہ مند ہوتا ہے، سچ ایک طاقت، عمدہ ترین خصلت، بلند مرتبہ، محبت واُلفت میں زیادتی اور باہمی اِعتماد کی بحالی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے، سچائی کے مختلف اَقسام ومَراتب ہیں، زبان کی سچائی، یہ سچائی کی عام ومشہور قسم ہے، وعدے اور عہد کو پورا کرنا بھی اسی میں داخل ہے، دوسری قسم دل کی سچائی ہے، تیسری قسم عمل کی سچائی ہے، یعنی ظاہری اَعمال باطنی اَوصاف کے مطابق ہوں، مثلاً نماز وعبادات کا مقصد صرف وصرف اللہ تعالی کی رِضا ہے، لیکن رِیاکاری

کے لیے پڑھ رہا ہے تو یہ عمل کی سچائی نہیں، اسی طرح آزمائش کے وقت اپنے ارادہ پر ثابت قدمی بھی عملی سچائی کی دلیل ہے، صدقِ عمل کی اعلیٰ قسم انسان کے ظاہر وباطن کا یکساں ہونا ہے، یعنی قول وفعل حق وصداقت کا پورا مَظہر ہو، قرآن نے اَیسے ہی لوگوں کو صدیق کہا ہے، صِدق وسچائی اللہ تعالی کے پیاروں کی ایک پیاری صفت ہے، دینِ اسلام نے ہمیشہ سچ کو اپنانے کی تلقین فرمائی، اور سچے ہی لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾(۱) "اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ لہٰذا ہمیں سچ کو اختیار کرنا ہے، اور سچے عقیدے اور سچے اَعمال واَقوال والوں کے ساتھ رہنا ہے، جب انسان سچائی کو اپنا شِعار بنا لیتا ہے، تو وہ انسانیّت کے اعلیٰ مَراتب پر فائز ہو جاتا ہے، پھر فطری طَور پر اُس کے دل میں اللہ تعالی کا خَوف رہتا ہے؛ کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے اللہ تعالی تو مجھے دیکھ رہا ہے، مجھے اُسی کے سامنے جواب دینا ہے، لہذا روزِ محشر کی رُسوائی ونَدامت، اور اللہ ورسول کی ناراضگی کے پیشِ نظر وہ جُھوٹ سے بچا رہتا ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے ہمیشہ سچ کو اختیار کرنے اور جُھوٹ سے اجتناب پر اُبھارا ہے، انسان سچ بولتا رہتا ہے تو وہ ایک سچے انسان کی حیثیت سے معروف ہو جاتا ہے، جبکہ اگر وہ جُھوٹ کا عادی ہوتا ہے تو وہ جُھوٹا مشہور ہو جاتا ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ مصطفی جانِ رَحمت

---

(۱) پ۱۱، التوبة: ۱۱۹.

ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقاً، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّاباً»[1] "سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں صدّیق لکھ دیا جاتا ہے، جبکہ جُھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے، اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے، آدمی جُھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"۔

قرآن وسنّت میں سچ کی تاکید

محترم بھائیو! قرآن وحدیث میں جابجا سچ کی ترغیب دی گئی ہے، جو دنیا میں سچے عقیدے، سچے اَعمال واَفعال پر قائم رہتے ہیں، اُن کی دنیا وآخرت اچھی رہتی ہے، سچے لوگ جنّت میں ہوں گے، اور ہر جنّتی کو قسم قسم کے باغات عطا کیے جائیں گے، جن میں دودھ، شہد، شفّاف پانی وغیرہ نعمتوں کی متعدّد نہریں جاری ہوں گی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان جو بوئے گا وہی کاٹے گا، اللہ تعالی سچے لوگوں کے اَعمال قبول فرماتا ہے، اُن کے گناہ بخش دیتا ہے، قرآنِ کریم میں فرمایا: ﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾[2] "اللہ تعالی نے

---

(١) "صحيح مسلم" كتابُ الْبر وَالصِّلة والآداب، ر: ٦٦٣٧، صـ١١٣٨.

(٢) پ٧، المآئدة: ١١٩.

فرمایا کہ یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو اُن کا سچ کام آئے گا، اُن کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے، اللہ تعالی اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ بڑی کامیابی ہے"۔

عزیز دوستو! وعدہ خلافی، خیانت، بے حیائی وبدنگاہی، دوسروں کو تکلیف دینے اور جُھوٹ وغیرہ گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ سچ کو بھی اختیار کرنا نجات وکامیابی کی ضمانت ہے، محسنِ کائنات ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: «اضْمَنُوْا لِيْ سِتّاً مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: أَدُّوْا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا عَاهَدْتُمْ، وَاصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ»(۱) "تم مجھے چھ ٦ باتوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں: جب تمہیں اَمانت دی جائے تو اسے ادا کرو، وعدہ کرو تو پورا کرو، بات کرو تو سچ کہو، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، نگاہیں کچھ نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو گناہ کی طرف بڑھنے سے روکے رکھو"۔ قرآن وحدیث نے ہمیشہ سچ کی دعوت دی ہے، سچ قوّت وطاقت، ثابت قدمی، اور زندگی کی حقیقی لذّت سے بہرآور کرتا ہے، سچ کی برکت سے اطمینانِ قلب اور سکونِ جان نصیب ہوتا ہے۔

اللہ ورسول سے سچی محبت کی دلیل

عزیز دوستو! سچائی اختیار کرنا اللہ ورسول اور خلقِ خدا سے سچی محبت کی دلیل ہے، سچ بسااَوقات بظاہر کڑوا لیکن حقیقتاً نفع بخش ہوتا ہے، سچے انسان کی دنیا میں بھی

---

(۱) "شعب الإيمان" البَاب فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ...، ر: ٥٢٥٥، ٤/ ١٨٥٢.

عزّت و توقیر ہوتی ہے، لوگوں کی نظروں میں بھی سچے آدمی کا مقام بلند ہوتا ہے، جس کے بعث اُس پر لوگوں کا بھروسا و اعتماد ہوتا ہے، سچے انسان کو اللہ و رسول کی رِضا نصیب ہوتی ہے، لوگوں کی محبت کے ساتھ ساتھ اس کی روزی میں بھی برکتوں اور رَحمتوں کا نزول ہوتا ہے، حضرت سیّدنا ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُورِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا، مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا»[1] "سَودا کرنے والوں کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جُدا نہ ہو جائیں، پھر اگر وہ سچے ہوں اور اپنے سَودے کی حقیقت بیان کر دیں، تو اُن کے سَودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے، لیکن اگر وہ اپنے سَودے کی خرابی چھپائیں اور جُھوٹ سے کام لیں، تو اُن کے سَودے سے برکت مِٹا دی جاتی ہے"۔ یعنی سچے انسان پر لوگ اعتماد و بھروسا کر کے اُس سے محبت واُلفت، تعلّقات اَور مزید لَین دَین جاری رکھتے ہیں، جس سے اُس کی تجارت میں دن بدن ترقّی ہوتی ہے، یہ سب سچ کی برکت سے ہوتا ہے۔

اِخلاص کی اہمیّت اور رِیاکاری سے اجتناب

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! خالصۃً اللہ تعالی کی رضا کی خاطر عمل کرنے کو اِخلاص کہتے ہیں، جو بندے اور اللہ تعالی کے درمیان ایک خاص تعلق ہے، اس سے انسان کو سکون، راحت، اطمینان اور یقین واعتماد نصیب ہوتا ہے، لہذا بندے کو چاہیے کہ رِیاکاری سے بچ کر ہمیشہ اِخلاص وسچائی کو اَپنائے رکھے، یہی سیدھا راستہ اور کامیابی کی

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ البُيُوعِ، ر: ٢٠٧٩، صـ٣٣٤.

ضمانت ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿ وَمَآ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ﴾(۱) "اُن لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اِخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں، اور یہی سیدھا دِین ہے"۔

جُھوٹ ایک آفت وبلا ہے

عزیزانِ مَن! حقیقت کے خلاف بات کرنا جُھوٹ کہلاتا ہے، جُھوٹ ایک فریب، دھوکا اور انتہائی بُری خصلت ہے، اس سے لوگوں کا اعتماد و بھروسا ختم اور باہمی تعلقات کمزور ہو جاتے ہیں، جُھوٹ علامتِ نِفاق بھی ہے، نیز جھوٹ لعنتِ خدا کا بھی سبب ہے، لہذا ہم میں سے ہر ایک کو جھوٹے وباطل عقیدے، اور بُرے اَعمال واَفعال سے ہمیشہ بچتے رہنا ہے، حتیٰ کہ مذاق میں بھی جُھوٹ نہیں بولنا چاہیے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَيَكْذِبُ؛ لِيَضْحَكَ بِهِ الْقَوْمُ، وَيْلٌ لَهُ! وَيْلٌ لَهُ!»(۲) "اُس کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جُھوٹ بولتا ہے، اُس کے لیے ہلاکت ہے! اُس کے لیے ہلاکت ہے!" لہذا ہم سب کو جُھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے۔

سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا ایک نمونہ

محترم بھائیو! سچائی اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی خصلت وعادت ہے، وہ ہمیشہ

(۱) پ۳۰، البيّنة: ٥.

(۲) "سننِ أبي داود" كتابُ الأدب، ر: ٤٩٩٠، صـ٧٠٢.

سچ ہی کو اپنا شِعار بناتے ہیں، جو کچھ وہ دل سے مانتے ہیں عمل سے اُس کی تصدیق اور زبان سے اُس کا برَملا اِقرار، اور یقین کی آنکھوں سے اُس کا مشاہدہ کرتے ہیں، انہیں صادق کہا جاتا ہے، ان کے علم وعمل کے تمام فضائل درجۂ کمال کو پہنچ جاتے ہیں، ان میں سے حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہیں، جنہوں نے سچے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سچائی کو تسلیم کیا، لہذا اللہ تعالی نے اُن کی اس صفت کو یُوں بیان فرمایا: ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾[1] "وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے، اور وہ جنہوں نے اِن کی تصدیق کی، یہی لوگ متقی ہیں"۔

اے اللہ! ہمیں ہمیشہ سچ بولنے، سچ کو اپنا شِعار بنانے اور جُھوٹ سے بچنے کی تَوفیق وہمت عطا فرما، جُھوٹ و رِیاکاری سے نَجات عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں

---

(۱) پ ۲٤، الزمر: ۳۳.

تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.